مُعجزہ شق القمر

محمد ارشد اُویسی

ادارۃ الاُویس لاہور

مُعجزۂ شق القمر

ارشد اویسی

ادارہ الاُویس ۞ لاہور

نام کتاب	معجزہ شق القمر
مولف	ارشد اویسی
پروف ریڈر	اعجاز احمد ارشد
بار	دوئم
ناشر	اکمل اویسی پیرزادہ
تزئین واہتمام	راحیلہ بشیر، ناصر محمود
قیمت	-/15 روپے

خط و کتابت کے لئے

ادارہ الاویس

القرطبہ مارکیٹ ۵ - فیروز پور روڈ مزنگ چونگی لاہور

فون: ۷۵۷۵۸۳۶



ابتدائیہ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

(احمد جام رح) — کتبہا گوہر قلم

محترم والد بزرگوار جناب خواجہ محبوب الحسن اویسی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

ہدیہ تشکر

جن کی محبت و شفقتِ پدری اور کاوشوں نے مجھ کو اس قابل بنایا۔

اس کے بعد

میں جناب ماسٹر شیر محمد اویسی قادری کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تکمیل میں ہر طرح سے میری رہنمائی کی۔

ارشد اُویسی

انتساب

میں اپنی اس سعی حقیر کو حضور پرنور شافع یوم النشور رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام نامی اور اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں جن کی نگاہ کرم کے طفیل ہمیں دولت ایمان نصیب ہوئی۔

حضور کا ادنیٰ ترین اُمتی

ارشد اُویسی

عرضِ حال

موجودہ مادہ پرست دور میں ملحدین نے دینِ اسلام کے عقائد پر مختلف اعتراضات کیے ہیں وہیں انہوں نے اسلامی تاریخ کے مستند واقعات کو بھی باطل قرار دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان واقعات میں سے ایک واقعہ معجزہ شق القمر بھی ہے۔ منکرین تو اسے سرے سے واقعہ ہی ماننے سے انکاری ہیں جبکہ ملحدین کے اعتراضات سے متاثر بعض اذہان اس کی توجیہات پیش کرتے ہیں۔ مقصد واقعہ کی صحت سے انکار ہی ہے۔

عرصے سے اس چیز کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس موضوع پر ایک جامع و مستند کتاب مرتب کی جائے۔ جس میں نہ صرف ان منکرین کے مدلل جوابات ایک ہی جگہ موجود ہوں بلکہ اس واقعہ کو قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت کیا گیا ہو۔

عزیزم ارشد اویسی نے اس ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کتاب "معجزہ شق القمر" محنت و عرق ریزی سے ترتیب دی ہے۔ جس میں اس واقعہ کو قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ وہ اس سعی بلیغ کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں دعاگو ہوں کہ بارگاہ خداوندی میں نوجوان مؤلف کی کاوش شرفِ قبولیت حاصل کرے۔

دعاگو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوا علیہ وآلہ

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

علیہ التحیۃ والتسلیم

سنہ ۱۹۹۲ء

کتبہ خورشید گوہر قلم لاہور

محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

گوہر ۱۴۱۲ھ



چاند کے دو ٹکڑوں کے آپس میں ملنے کے نشانات آج تک چاند پر موجود ہیں۔ جن کی توثیق ان تصاویر سے ہوتی ہے۔ جو مختلف امریکی جرائد اور عالمی اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں بتلایا گیا ہے۔ کہ چاند کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک شگاف سا موجود ہے۔ اور یہ شگاف اس تصویر میں صاف نظر آ رہا ہے۔ جو عین چاند کے وسط میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسلسل جا رہا ہے۔ اور زبان حال سے معجزہ شق القمر کی توثیق کر رہا ہے۔ اور دنیا کو دعوتِ فکر دے رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل اسلام از روئے قرآن مجید و احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متفقہ طور پر مانتے ہیں۔ کہ معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ برحق ہیں۔ لفظ معجزہ عجز سے بنایا گیا ہے۔ عجز کا استعمال لفظ قدرت کے مقابلہ میں کیا جاتا ہے در اصل عجز انسان کے پچھلے حصّہ کو کہتے ہیں کانہما اعجاز نخلِ منقعر میں یہی معنے ملحوظ ہیں۔ پھر اس عجز سے کسی کام میں مؤخر رہنے کا مفہوم اور پھر اس سے درماندگی کا مفہوم لیا جاتا ہے۔

عجوز اُس مرد یا عورت کو کہتے ہیں جو پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت سے امور کرنے سے درماندہ و عاجز رہ جائے۔ قرآن مجید میں ہے۔ کہ جب قابیل کے سامنے ایک کوّے نے دوسرے کوّے پر مٹی ڈال کر اُسے زیر خاک کیا تب قابیل بولا یا ویلتیٰ اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب (افسوس میں تو اُس کوّے جیسا بھی نہ ہوا) کوّے جیسا بننے میں عاجز رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے سرکش کفار سے فرمایا ہے۔ (اعلموا انکم غیر معجزی اللہ) یاد رکھو کہ تم لوگ اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے۔ پس معجزہ کے لفظی معنے ہیں عاجز کرنیوالا۔ اصطلاح میں اُس مشکل اور خلافِ عادت کام کو کہتے ہیں جو کسی اللہ کے پیارے نبی سے ظہور میں آئے۔ جس کی کنہہ اور حقیقت عقل و فہم میں نہ آسکے۔ اور جس کو منکرین پوری کوشش اور ساری طاقت صرف کرنے کے باوجود نہ سمجھ سکیں اور

نہ ہی کر سکیں۔

بحث کے اس مقام پر پہنچ کر اہلِ قلم چند اصناف پر منقسم ہو جاتے ہیں۔

اوّل وہ جو فطرت کے لئے کسی مقررہ قانون کا ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے ان لوگوں پر بازارِ معقولات میں خوب خوب آوازے کسے جاتے ہیں۔

دوم۔ وہ جو قانونِ فطرت کو تسلیم کرتے ہیں اور ایسے قانون کی تنسیخ (بمعنے خرق) جائز نہیں سمجھتے یہ قسم بھی دو اصناف پر مشتمل ہے۔

الف۔ جو خرقِ عادت کو نہ مانتے ہوئے کسی ثابت شدہ واقعہ کا وجود یا امکان بھی نہیں مانتے۔

ب۔ وہ جو کسی ثابت شدہ واقعہ کی ایسی تاویل کرتے ہیں۔ جس سے خرقِ عادت کا ہونا صحیح نہ سمجھا جائے۔

سوم۔ وہ ہیں جو قانونِ فطرت میں مستثنیات کا اندراج بھی تسلیم کرتے ہیں اور اس لئے ہر ایک ثابت شدہ واقعہ کو خود قانونِ فطرت ہی مان لیتے ہیں۔ اس لئے کہ استثنائے قانون کا وجود بھی پہلے سے اُسی قانون کے اندر موجود تھا۔ معجزات سے منکرین یا ماوّلین یا قائلین کا شمار انہیں اقسامِ ثلاثہ میں آجاتا ہے لیکن بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو لفظ معجزہ کی تعریف خرقِ عادت سے نہیں کرتے اور نہ ہی لفظ خرقِ عادت کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ صرف یہ کہا کرتے ہیں کہ معجزہ نبی اللہ کے اُس فعل کو کہتے ہیں جو اُس وقت دوسروں کو ایسا فعل کرنے سے عاجز بنا دے۔

اس تعریف میں خدشہ یہ رہ جاتا ہے کہ اگر کسی دوسرے وقت میں کوئی غیر نبی اُسی فعل کے کرنے پر قادر ہو جائے تو اس میں بھی صورتِ التباس (شک و شبہ)

پیدا ہو جاتی ہے۔

ان تمام لفظی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے علماءِ محققین نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ جب صحفِ سماویہ میں لفظ معجزہ اور لفظ خرقِ عادت آتے ہی نہیں تو اس خارزار میں دامن اُلجھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

قرآن مجید تو لفظ آیت کا استعمال کرتا ہے اور انجیل و تورات میں بھی لفظ نشانؔ ہی کا استعمال ہے۔ اس لئے ہم بھی لفظ آیت ہی استعمال کریں گے۔ استعمال ہذا میں چند فوائد اور بھی ہیں۔

۱۔ لفظ آیت نہایت وسیع المعنی ہیں۔

۲۔ اس کا استعمال مادیات پر بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کشتی نوح کو آیت بتلایا۔ فانجینٰہ واصحاب السفینۃ وجعلنٰھا آیۃ للعٰلمین پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو سب کے لئے ایک نشان بنایا (عنکبوت) اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو آیت بتلایا وآیۃ لھم اللیل ان کے لئے رات ایک نشانی ہے۔ (یٰس) ومن آیٰتہ اللیل والنھار اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن ہیں ( ) انسانوں کا مٹی سے بنایا جانا بھی آیت بتلایا۔ ومن آیٰتہ ان خلقکم من تراب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم کو مٹی سے بنایا (روم)۔ بجلی کی چمک اور بادل کی کڑک کو بھی آیت فرمایا۔ ومن آیٰتہ یریکم البرق اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھلاتا ہے۔ آسمان و زمین کی موجودہ بناوٹ و استقامت کو بھی آیت بتلایا۔ ومن آیٰتہ ان تقوم السماء والارض

بامر٥ (روم) اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ کہ اُس کے حکم سے آسمان اور زمین ٹھہرے ہوئے ہیں۔ امن عام کشائش و آسودگی ترفہ اور سرسبزی کو بھی آیت تبلایا لقد کان لسبأ فی مساکنہم آیۃ سباوالوں کو اپنے وطن میں نشانی تھی (سبا) فرعون کی مردہ لاش کو بھی جو عبرت بخش عالم ہے۔ آیت تبلایا۔ لتکون لمن خلفک آیۃ تاکہ تو پچھلے آنیوالوں کی نشانی ہے۔ اس لئے تیرالاشہ باہر پھینکا جائے گا (یونس)، سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو بھی آیت بتلایا۔ ھذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے (اعراف) یہی لفظ اللہ تعالیٰ نے عصائے موسیٰ اور یدِ موسیٰ کی نسبت بھی جبکہ ان کا ثعبان اور بیضاء ہوجانے کا امتحان کرادیا گیا فرمایا ہے۔ ہر وہ واقعہ جسے بزبانِ عوام معجزہ کہا جاتا ہے۔ فی الواقع آیت ہے جیساکہ یہ واقعات بھی آیات ہیں۔

ذرا غور کیجئے کہ کیا کشتیٔ نوح شب و روز انسان کا مٹی سے مخلوق ہونا بجلی کی چمک زمین کا قیام وغیرہ آیاتِ الٰہی نہیں ہیں ہاں قدرتِ الٰہی کی ہر شئے آیت ہے اور جب عوام کے اذہان و افہام اُسے آیت سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں تو انبیاء کرام کے بیان سے ان کا آیت ہونا مسلّم ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات (مادی وغیر مادی) میں جس قدر خواص پیدا کئے ہیں۔ ان سب کا احاطہ نہ انسان سے ہوسکتا ہے اور نہ کبھی کسی انسان نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں پر اسرارِ کائنات کا انکشاف کردیتا ہے وہ کیمیائی تدبیر جو قلت کو کثرت سے بدل دے یا ہوا کو پانی بنادے جو جامد کو متحرک یا متحرک کو جامد بنادے ان کے علم و تجربہ میں ہوتی ہیں نیز ان کا علم، تجربہ اور

تدبیر اہل دنیا کی طرح آلات یا مشق یا تدریجی معلومات کا منت پذیر نہیں ہوتا۔

ہم یہ سب باتیں معجزات انبیاء کو قریب الفہم کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں لیکن ایمان کی بات یہ ہے کہ کن فیکون ارشاد کرنے والے کی طاقت اور قدرت انبیاء اللہ کی تائید و نصرت میں ہوتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی مقدس ہستی کا برگزیدہ بارگاہِ ربانی ہونا عوام پر بھی ثابت کردے تب اُسی طاقت و قدرت کو انبیاء اللہ کے توسط سے ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ اسی کو آیاتِ الٰہی کہتے ہیں اور اسی کو معجزات۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیوں کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ خلقت کی رہنمائی فرمائیں اور ان کو صراط مستقیم پر چلائیں۔ چنانچہ انبیا علیہم السلام نے جب اپنے اپنے وقت میں دعویٰ نبوت فرمایا تو منکرین اور معترضین نے اس دعویٰ کا ثبوت مانگا اور معجزات کے طالب ہوئے۔ چونکہ معجزہ نبی کے دعویٰ کی دلیل اور اس کی سچائی کا گواہ ہوتا ہے لہٰذا انبیاء علیہم السلام نے ان کی حسبِ خواہش معجزات دکھائے مگر بدقسمت اور گمراہ لوگ البشر یھدوننا کا ورد کرنے والے اور انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا یا اپنے بڑے بھائی کی مانند (نعوذ باللہ) سمجھنے والے ان کے فیوضات سے بہرہ ور نہ ہوسکے اور اپنی بے ادبی اور انکارِ معجزات کے باعث زمرۂ کافرین میں داخل ہوگئے۔

یوں تو ایک لاکھ اور کئی ہزار پیغمبر ہوئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں بعض انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے معجزات کا تذکرہ تمثیلاً فرمایا ہے کہ عوام پر معجزات اور کرامات کی صداقت روشن ہوجائے لہٰذا یہاں انبیاء کرام کے چند معجزات تبرکاً بیان کئے جاتے ہیں تاکہ بزرگانِ دین کی روحانی قوت کے متعلق

ان شکوک اور شبہات کا ازالہ ہو جائے۔ جو منکرین اور مذبذبین عموماً غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈا کے ذریعے عوام سادہ لوح کے دلوں میں پیدا کر دیتے ہیں معجزہ حضرت صالح علیہ السلام (پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۱۰) والی ثمود اخاھم صالحاً

قال یٰقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ قد جاءتکم بیّنۃ
من ربکم ھٰذہٖ ناقۃ اللہ لکم آیۃ فذروھا تاکل فی ارض
اللہ ولا تمسوھا بسوء فیاخذکم عذاب الیم۔

اور قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا جو ان کی برادری سے تھے انہوں نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل آئی۔ یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی ہے پس اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں کھائے اور اُسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ۔

قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ آپ کی دُعا سے بحکم الٰہی پتھر سے ایک اُونٹنی پیدا ہوئی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ اُس قوم کے لئے مطلوبہ نشانی اور معجزہ تھا۔ یہ اونٹنی کسی نر اور مادہ سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ یکایک پہاڑ کے پتھر سے نمودار ہوئی تھی ایک دن وہ پانی پیتی اور ایک دن تمام قبیلہ ثمود یہ بھی ایک معجزہ تھا کہ ایک اونٹنی ایک قبیلہ کے برابر پی جائے جس دن وہ پانی پیتی اور اس کا دودھ دوہا جاتا تو وہ سارے قبیلے کے لئے کافی ہوتا یہ بھی معجزہ تھا۔ جس روز اس کے پینے کی باری ہوتی تو تمام جانور

وحوش وطیور پانی پینے سے اجتناب کرتے یہ بھی معجزہ تھا۔

اتنے معجزات دیکھ کر بھی قوم ثمود بے ادبی اور کمینہ پن سے باز نہ آئی اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بے ادب قوم جو اپنے نبی علیہ السلام کو اپنے جیسا سمجھتی تھی دردناک عذاب میں مبتلا ہوئی۔ ان پر قہر الٰہی نازل ہوا اور سب کے سب تباہ و برباد ہو گئے ؎

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام

۱۔ قال فات بہٖ ان کنت من الصادقین۔ فالقیٰ عصاہ فاذا
ھی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء
للنّٰظرین ۝ (پارہ ۱۹ سورہ شعراء رکوع ۲)

فرعون نے کہا اگر تمہارے پاس روشن چیز یا دلیل یا معجزہ ہے تو لاؤ اگر تم سچے ہو۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا پس ناگہاں وہ صریح اژدھا بن گیا اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ ناگہاں دیکھنے والوں کی نظروں میں جگمگانے لگا۔

۲۔ فالقوا حبالھم وعصیھم وقالوا بعزّۃ فرعون انّا لنحن
الغالبون فالقیٰ موسیٰ عصاہ فاذا ھی تلقف ما یافکون

پس فرعون کے جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم بے شک ہم ہی غالب آئیں گے ہماری ہی جیت ہو گی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا۔

(پارہ ۱۹ سورہ شعراء رکوع ۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات محتاج بیان نہیں ہر ذی علم عصائے موسوی اور ید بیضاء سے بخوبی واقف ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ایک بڑا اژدہا بن کر آسمان کی طرف اُڑا اور پھر نیچے اُتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا تو فرعون نے گھبرا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی آپ کو اپنے پرودگار کی قسم ہے اس کو پکڑیئے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑا تو مثلِ سابق عصا بن گیا۔ جادوگروں نے جب ایک وسیع میدان میں اپنی رسیاں لاٹھیاں اور شہتیر وغیرہ ڈالے اور لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا تو عوام کی نظروں میں وہ بڑے بڑے اژدہا اور سانپ دکھائی دینے لگے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کامل یقین اور اعتماد تھا۔ کہ ان کا معجزہ جادوگروں کی سحر کاریوں پر غالب آئے گا۔ کیونکہ حق ہمیشہ باطل پر غالب آیا کرتا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا۔ فرعون بے ادب اور معجزات کا منکر تھا۔ اس لئے اس کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ادب ملحوظ رکھا آپ کو مقدم رکھا اور آپ کی اجازت سے اپنے عمل کا سلسلہ شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ان کا دامنِ امید ایمان و عرفان کی دولت سے مالامال ہو گیا۔

معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام (پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۵)

انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ طیرا باذن اللہ وابری الاکمہ والابرص

واحی الموتیٰ باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مومنین۔ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک نشانی لایا ہوں میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں۔ اللہ کے حکم سے وہ فی الحقیقت پرند بن جائیگی اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتا ہوں اور مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایماندار ہو۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف اور معجزات بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی روحانی طاقت عطا فرمائی تھی کہ آپ مٹی کا جانور بنا کر اس میں روح پھونک دیتے مادر زاد اندھوں کو اچھا کر دیتے اور جو لوگ برص کی بیماری میں مبتلا ہوتے ان کو شفا بخشتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے علاوہ ازیں غیب کی باتیں بھی لوگوں کو بتاتے کہ وہ اپنے گھروں میں کیا پکاتے کھاتے ہیں اور کیا ذخیرہ کرتے ہیں اتنے معجزات دیکھ کر بھی اکثر بدبختوں کو یقین نہ آیا۔ اپنے نبی علیہ السلام کی تکذیب کی اور چاہِ ضلالت میں جوں کے توں پڑے رہے۔ سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو معجزات بروایات صحیحہ ثابت ہیں ان کا شمار بہت زیادہ ہے اور ہر ایک نبی کے معجزات سے ان کی تعداد بھی افزوں ہے اور ندرت میں بھی ان کی شان اعلیٰ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشہر معجزات میں سے شق قمر کا معجزہ ہے۔ معجزہ شق القمر کو محدثین و ائمہ دین و مفسرین و اہل سیر و مورخین نے

بیان کیا ہے اور بڑی شان و اہتمام سے لکھا۔ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام معجزات جو اگلے نبیوں و رسولوں علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمائے وہ تمام و کمال معجزات و فضائل و کمالات عطا فرمائے ان خصوصی معجزات میں اعلیٰ و اکرم افضل و اہم معجزہ قاہرہ و آیہ باہرہ شق القمر چاند ٹکڑے کرنیوالا روشن معجزہ ہے۔ اس کا انکار نہ کریگا مگر عقل سے کورا اور دین سے بے بہرہ یا دشمنانِ حضور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ کفار نے علمائے یہود سے دریافت کیا تھا۔ کہ ہم کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اُس کی صداقت کا نشان کیا طلب کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ سحر کا اثر صرف زمین تک محدود ہے تم کہو کہ ہم کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلائے امید کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ نہ دکھلا سکے گا۔ انہیں کی سکھلاوٹ سے کفار نے شق قمر کا سوال کیا تھا۔

ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ قریش نے جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو گیا تو کیا تم ایمان لاؤ گے انہوں نے کہا۔ ہاں! آپ نے درگاہِ باری تعالیٰ میں دعا کی اور انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور دونوں ٹکڑوں میں اتنا فرق تھا کہ جبل حراء ان دونوں کے درمیان دکھائی دیتا تھا۔ یہ دیکھ کر بھی کافر راہِ راست پر نہ آئے اور پرانا سحر اور مضبوط جادو بتایا۔ تو رب تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرما کر ان کا رد بلیغ فرمایا۔ **اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر**

قیامت نزدیک ہوئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر کافر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو رد کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو وہی پرانا جادو ہے۔

آیت مبارکہ نے چاند کے ٹکڑے ہونے کو انشق لفظ ماضی سے تعبیر فرما کر وقوع انشقاقِ قمر کا یقین دلایا نیز علماء جانتے ہیں کہ **قرب** کی بجائے **اقترب** کا استعمال وقوعہ کی تاکید کے لئے ہے۔

ایک مرتبہ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے حبیب بن مالک والیٔ شام کو درخواست بھیج کر بلایا۔ کہ آپ حضور کے سامنے ایسے سوالات پیش کریں جن کا عملی طور پر کوئی جواب نہ دے سکیں۔ حبیب بن مالک نے حضور کے سامنے دو سوال پیش کئے ایک یہ کہ حضور ہمیں شق القمر کا معجزہ دکھائیں دوسرے یہ کہ میری ایک لڑکی ہے جو ہاتھی کے سونڈ کے مشابہ ہے آپ دعا فرمائیں کہ وہ نہایت حسینہ عورت بن جائے حضور نے ماہتاب کو انگلی کا اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اشارہ فرمایا تو دونوں ٹکڑے مل کر ماہِ کامل ہو گیا اور ارشاد فرمایا کہ اے حبیب جاؤ تمہاری لڑکی کو بھی ربّ العزت نے تمام اعضاء عطا فرما دیئے اور حسن و جمال میں اس کو بہشتی حور کی طرح حسینہ اور جمیلہ بنا دیا ہے۔ یہ بشارت سنتے ہی حبیب بن مالک مشرف باسلام ہو گیا۔ جب ابوجہل اور اس کے تمام احبابِ کفر نے دیکھا کہ حبیب بن مالک حضورؐ کا غلام بے دام ہو گیا ہے تو کہنے لگے

اے حبیب تو بھی محمدؐ عربی کی جادو بھری نگاہوں کا شکار ہو گیا ہے۔ جب حبیب بن مالک حضور سے رخصت طلب کر کے گھر پر آیا تو اس نے اپنے گھر میں اپنی لڑکی کو مثلِ حور دیکھا اور وہ زبانِ حال سے کلمہ طیبہ پڑھ رہی تھی پوچھا اے بیٹی یہ کلمہ پاک تجھے

کس نے سکھایا ہے۔ بیٹی نے عرض کیا کہ ابّا جان جس رات آپ مشرّف باسلام ہوئے اسی رات مجھے بھی بشارت ہوئی، کہ اگر تو بھی اپنے باپ کی طرح مسلمان ہو جائے تو تیرے تمام اعضاء درست ہو جائیں گے، تو میں اس کالی زلفوں والے اور نورانی صورت والے نبی صلعم کی یہ بشارت سن کر مسلمان ہو گئی۔ جبھی خدائے پاک نے مجھے یہ حسن و جمال عطا فرما دیا۔ اے ابّا جان جو کچھ تم دیکھ رہے ہو یہ اسی ماہتاب رسالت کا صدقہ ہے جس نے مجھے نور ایمان اور ظاہری حسن و جمال سے نوازا ہے۔

(شرح قصیدہ بردہ صـ۲۷۷) درۃ الناصحین صـ۲۲۶

کیا شق القمر جس نے وہ ہے قدرت محمدؐ کی
پھرایا ڈوبتا سورج وہ ہے طاقت محمدؐ کی

احادیث شق القمر کے راوی عبداللہ بن مسعود، امیر المؤمنین علی مرتضیٰ۔ جبیر بن مطعم نوفلی۔ انس بن مالک عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہیں۔

صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اِدھر اور دوسرا اُس سے نیچے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہنا۔

اس روایت میں لفظ اشہدوا اس لئے ہے کہ شق قمر کا وقوع طلب کفار کے بعد بطور معجزہ رسول اختیار واقع ہوا تھا۔ ورنہ تاکید شہادت کے کیا معنی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیحین میں ہے ان اھل مکۃ سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم اٰیۃ فاراھم انشقاق القمر شقتین حتی راوا حراء بینھما۔

اہل مکہ (کفار) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ ان کو کوئی بڑا نشان دکھایا جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند کا پھٹنا دکھلایا اُس کے دو ٹکڑے تھے کوہِ حراء ان دونوں کے درمیان تھا۔

صحیحین کی ایک روایت عن ابن مسعود میں یہ بھی صراحت ہے کہ انفلق القمر ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب چاند پھٹا ہے۔ تو اس وقت ابن مسعود بھی مع دیگر صحابہ کے حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔

علیٰ ہذا بیہقی اور ابو نعیم نے جو روایت جبیر بن مُطعم رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اس میں بھی یہ صراحت ہے کہ انشق القمر ونحن بمکۃ ہم مکہ میں تھے جب شق قمر کا واقعہ ہوا۔ ان تصریحات سے واضح ہے کہ اجلّہ صحابہ میں سے تین بزرگوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن مسعود و جبیر بن مطعم نوفلی کی شہادت چشم دید ہے۔ اور عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک کی روایت مرسل صحابی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے غالب ظن یہ ہے کہ وہ بھی چشم دید راوی ہیں (ان کی عمر ابتدائی ہجرت کے وقت ۱۳ سال کی تھی ان کا اسلام اپنے والد کے ساتھ ۶ سنہ نبوت کو تھا اور واقعہ شق قمر ۹ سنہ نبوت کا ہے لہٰذا شہادت چشم دید ہے) کیونکہ ان کے آخری لفظ یہ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ گواہ رہنا کہ میں نے کفار کو یہ نشان

دکھلا دیا ہے۔

حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے شفا شریف میں فرمایا واجمع المفسرون واھل السنۃ علی وقوعہ یعنی مفسرین کرام اور اہل سنت وجماعت حنفی شافعی مالکی حنبلی سب کا اجماع ہے کہ حضور سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے ٹکڑے کر کے یہ روشن معجزہ شق القمر دکھایا

تفسیر خطیب میں ہے روی ابو الضحیٰ عن مسروق عن عبد اللہ قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت قریش سحرکم ابن ابی کبشۃ فسئلوا السفار فسالوھم فقالوا نعم قد رأینا فانزل اللہ تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وقال مقاتل انشق القمر ثم التام بعد ذلک وعن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب بالمدائن ثم قال الا ان الساعۃ قد اقتربت وان القمر انشق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وسلم انتہی۔ یعنی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عہدِ رسالتِ اقدس میں چاند کے دو ٹکڑے کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ دکھایا تو قریشی ہٹ دھرموں نے کہا یہ ابن کبشہ نے تم لوگوں پر جادو کیا ہے تم لوگ باہر سے آنے والے مسافروں سے معلوم کرو تو ان لوگوں نے مسافروں سے پوچھا پس مسافروں نے گواہیاں دیں کہ ہاں یقیناً چاند کا شق ہونا ہم نے دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر اور حضرت مقاتل نے فرمایا اشارہ نبوی سے چاند دو ٹکڑے ہوا۔ اور پھر مل گیا اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے مدائن میں خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا خبردار ہو یقیناً قیامت نزدیک ہوئی اور بے شک چاند کے ٹکڑے کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھا دیا۔

مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اعلم ان القمر لم ینشق لاحدٍ غیر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وھو من امھات معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم واجمع المفسرون واھل السنۃ علی وقوعہ لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم فان کفار قریش لما کذبوہ ولم یصدقوہ طلبوا منہ آیۃ تدل صدقہ فی دعوا الوحدانیۃ للہ تعالیٰ وانہ منفرد بالربوبیۃ وان ھذہ الالھۃ التی یعبدونھا باطلۃ لا تنفع ولا تضر ان العبادۃ لا تکون الا للہ وحدہ لا شریک لہ،

یعنی چاند کے پھٹنے کا معجزہ کسی نبی و رسول کو نہیں ملا سواء حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضور اقدس کے اکابر واعاظم خصوصی معجزات سے شق القمر کا معجزہ ہے اور مفسروں اور تمام اہل سنت وجماعت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ حضور سید المرسل سے معجزہ شق القمر واقع ہوا۔ کیونکہ کفار قریش نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور ایک روشن نشانی آپ کی سچائی پر آپ سے طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو یہ معجزہ عظیم اور آیتِ فخیمہ شق القمر عطا فرما کر دشمنان رسول کی دہن دوزی فرمائی اور شق القمر چاند کا

ٹکڑے ہونا قطعاً یقیناً بشری طاقت سے باہر ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق دعویٰ کی دلیل قاطع و برہان شافع ہے کہ یکتائی اللہ کو ہی زیبا ہے اور بے شک ربوبیت میں اللہ ہی اکیلا ہے اور کفار والے جن کی عبادت کرتے ہیں وہ معبودان باطل ہیں، انہیں نفع و نقصان پہنچانے کی کچھ طاقت نہیں اور عبادت کے لائق صرف ایک اللہ بے مثل و بے مثال ہے۔

اور خطابی نے فرمایا انشقاق القمر آیۃ عظیمۃ لا یکاد یعدلہا شئ من آیات الانبیاء وذالک انہ ظہر فی ملکوت السموات خارجًا عن جبلۃ طباع ما فی ہذا العالم المرکب من الطبائع فلیس مما یطمع فی الوصول الیہ بحیلۃ فلذالک صار البرہان بہ اظہر۔

یعنی چاند ٹکڑے کرنے والا حضور انور کا معجزہ اتنی عظیم و جلیل نشانی ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا اور اس لئے کہ وہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور آسمانوں میں تصرف بشری قوتوں سے خارج ہے تو کوئی بھی انسان کسی بھی حیلہ سے وہاں پہنچنے کی امید نہیں کر سکتا۔ تو تصرف کیسا۔ اس حیثیت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ اعلیٰ و اظہر و اجلیٰ برہان ہے۔

امام ابن عبد البر نے فرمایا قد روی ہذا الحدیث یعنی انشقاق القمر جماعۃ کثیرۃ من الصحابۃ وروی عنہم امثالہم من التابعین ثم نقلہ عنہم الجم الغفیر الی ان انتہی الینا وتاید بالآیۃ الکریمۃ۔

یعنی یقیناً یہ حدیث چاند کے ٹکڑے ہونے والی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کثیر نے روایت فرمائی اور حضرات صحابہ سے اسی طرح بکثرت تابعین عظام نے روایت کی پھر تابعین سے مجمع کثیر نے روایت کی کہ ہم تک اسی کثرت سے یہ حدیث شریف پہنچی اور آیت مبارکہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر الی آخرہ سے اس کی تائید کی۔

علامہ ابن سُبکی شرح مختصر ابن حاجب میں فرماتے ہیں۔

والصحیح عندی ان انشقاق القمر متواتر منصوص علیہ فی القرآن مروی فی الصحیحین وغیرہما من طرق من حدیث شعبۃ عن سلیمان عن ابراہیم عن ابی معمر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ثم قال لہ طرق شتی بحیث لا یمتری فی تواترہ

یعنی میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ چاند کے پھٹنے والی حدیثیں متواتر ہیں اور قرآن حکیم میں اس پر نص یقینی دلیل موجود ہے۔ بخاری و مسلم اور دوسری کتب حدیث میں متعدد طریق سے مروی ہے۔ شعبہ کی روایت سے بھی ہے اور اس کے بہت سے طرق ہیں اس درجہ کہ اس کے تواتر میں کچھ شک نہیں رہتا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور مدح خواں ہیں۔ اپنے ایک نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں۔

نطق الحجر سعت الشجر شق القمر باشارتہ

یعنی آپ سے پتھروں نے کلام کیا۔ درخت دوڑتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور انگشت مبارک کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

مسلم شریف جلد دوم ص ۳۷۳ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اذ انفلق

القمر فلقتين فكانت فلقة وراء الجبل وفلقة دونه فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا عبداللہ سے روایت ہے، قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلقتين فستر الجبل فلقة وكانت فلقة فوق الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اشهد (مسلم)

مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی اپنی تفسیر حقانی جلد ہفتم کے صد۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ جمہور مفسرین اور تمام اہل سنت وجماعت کا یہ قول ہے کہ آیت کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ کس لئے کہ جب آپ مکے میں تھے تو کفار نے آپ سے کوئی معجزہ طلب کیا تھا۔ تب آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اور اس کے دو ٹکڑے لوگوں کو دکھائی دیئے ایک ابوقبیس پہاڑ پر اور دوسرا اس کے قریب قعیقعان پہاڑ پر نظر آیا اور لوگوں نے دیر تک دیکھا۔ اس بات کو محدثین نے بسند صحیح نقل کیا ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد وغیرہ میں مذکور ہے۔ اس معجزہ کو دیکھ کر کفار نے یہ کہہ دیا کہ محمدؐ نے جادو کر دیا ہے۔ اس پر آیات نازل ہوئیں۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر کہ اگر وہ نشانی دیکھتے ہیں تو قوی یا قدیم جادو کہتے ہیں (طبرانی) اور آیات کا سیاق و سباق بھی یہی کہہ رہا ہے کس لئے کہ اول اقتربت الساعۃ فرمایا اور بعد نشانی دیکھ کر اس کو جادو کہنا اور اس سے انکار کرنے کا ذکر آیا۔

بعض نے یہ کہہ دیا کہ انشق گو ماضی کا صیغہ ہے۔ مگر مراد مستقبل ہے یعنی پھٹیگا قیامت میں۔ اس قول کو محققین مفسرین نے رد کر دیا ہے۔ امام رازی وغیرہ کی تفاسیر ملاحظہ کریں۔

بعض کہتے ہیں انشق القمر عرب کی زبان میں کسی بات کے ظاہر ہونے پر بطور مثل کے بولا جاتا ہے۔ قمر سے روشن چیز کو تشبیہ دیا کرتے ہیں اور انشق کے معنی واضح یعنی یہ بات بالکل چاند کی طرح سے واضح ہوگئی کہ قیامت قریب آ لگی ہے۔

عقلمندوں کے نزدیک یہ قول بھی مردود ہے صحیح وہی ہے جو جمہور کا قول ہے مگر اس پر مخالفین اسلام نے بعض شبہات وارد کئے ہیں۔

۱۔ چاند اس قدر بڑا جسم ہے جو زمین کے کرہ سے بہت زیادہ ہے۔ باوجود اس کے اجرام علویات میں حکمائے کون و فساد ممتنع ثابت کیا ہے۔

۲۔ اگر یہ واقعی ممکن بھی مان لیا جائے تو پھر اس کا وقوع ایسا نہیں جو کسی پر مخفی رہتا حالانکہ اس وقت مختلف ممالک میں مورخ تھے کسی نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔

جواب شبہ اوّل یہ ہے کہ خواہ کسی قدر عظیم المقدار جسم کیوں نہ ہو۔ سب اس قادر مطلق کے احاطۂ قدرت میں ہیں اور کون و فساد کو جن حکمائے نے ممتنع ثابت کیا ہے ان کے دلائل کی بنیاد محض توہمات باطلہ پر ہے جن کا بطلان علم کلام میں بدرجہ اتم ہو چکا ہے۔

جواب شبہ دوئم کا یہ ہے۔ کہ چاند اس وقت باعتبار کرویت زمین کے تمام ملکوں پر تو طلوع کیا ہوا تھا ہی نہیں خصوصاً آفاق بعیدہ میں تو اس وقت دکھائی بھی نہیں دیتا تھا۔ پھر ان پر اس کا پھٹنا اور پھر مل جانا کیونکر ظاہر ہوتا پھر اس کو کیونکر لکھتے۔

اب رہے آفاقِ قریبہ کے لوگ سو اوّل تو یہ رات کا معاملہ تھا۔ جبکہ سینکڑوں بلکہ نصف سے زیادہ لوگ سوتے ہوں گے اور ایک حصّہ کثیر اپنے کاروبار میں مصروف ہوگا۔ ان کو آسمان کی طرف خیال بھی نہ ہوگا اور اس کے سوا یہ معاملہ پہر دو پہر بھر نہیں رہا تھا صرف چند منٹ میں ہوگیا جو بہت کو بغیر متنبہ کئے خبر بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ پہلے سے اس کا اعلان ہوچکا تھا کہ آج رات کو فلاں وقت یہ ماجرا گزرے گا ان وجوہ سے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب متوجہ تھے یا آفاقِ بعیدہ کے چند اور اشخاص کہ جن کو اتفاقاً یہ معاملہ دکھائی دیا اس پر بھی عرب میں اس کا ایسا چرچا پھیلا تھا کہ اس وقت کے شعراء نے اس کو نظم کیا اور یہی اشعار ان کی تواریخ کا محفوظ دفتر تھا جس کے صدہا واقعاتِ گذشتہ کا صحیح حال واضح ہوتا ہے اس کے سوا جو کسی نے تاریخ میں بھی لکھا ہو تو کیا تعجب ہے ہاں اُس وقت کے مؤرخین کی تمام تواریخ محفوظ ہمارے پاس موجود ہوں۔ اور ان میں سے کسی میں بھی یہ واقع مندرج نہ ہو۔ تو البتہ تعجب کی بات ہے اور جس حالت میں کہ اس وقت کی کوئی صحیح تاریخ بھی ہمارے پاس نہ ہو۔ اور جو کوئی ہے بھی تو کسی یونانی وغیرہ کی جس میں بجز شاہان ملک کے ایسے واقعات درج کرنے کا کم التزام تھا تو پھر ہم کس اعتماد سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی مؤرخ نے اس کو نہیں لکھا۔

ہندوستان کے راجہ بھوج کی ایک متواتر نقل یہاں کے باشندوں میں مشہور ہے اور غالباً کسی ہندو تاریخ میں بھی ہو۔ جو راجہ بھوج کے عہد میں ان کی حکومت کے حالات میں لکھی گئی ہو۔ کہ راجہ نے جو اُس وقت اپنے مکان کی

چھت پر بیٹھا تھا یہ واقعہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوکر اپنے علماء سے پوچھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ سے یہ معجزہ سرزد ہونا بحوالہ اپنے علوم متوارث کے بیان کیا جس سے وہ راجہ حضرت پر ایمان لایا۔

اہلِ مذاہب میں سے ہر شخص تھوڑی دیر کے لئے اپنی مذہبی کتابیں بھی خیال میں رکھے تو کبھی اس واقعہ پر اعتراض نہ کرے۔ ہنود کے وید اور پران تو اس سے بھی بڑھ بڑھ کر واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کتاب یسوع کو دیکھیں جس میں لکھا ہے کہ اُس روز آفتاب ٹھہرا رہا اور عیسائی انجیل کو دیکھیں جس میں لکھا ہے کہ مسیح کو صلیب دینے کے وقت ہیکل کے پردے پھٹ گئے اور تمام زمین پر بڑی دیر تک تاریکی چھاگئی اور قبریں کھلیں اور ان میں سے مُردے نکلے اور بعض لوگوں کو دکھائی بھی دیئے حالانکہ یہود میں اُس وقت ایسے واقعات لکھنے کا دستور تھا پھر یہ کس مؤرخ نے لکھا اور کس نے اس کو دیکھا یہود تو معجزے کے طالب تھے ان کو ایسا معجزہ دکھایا جاتا سب نہیں تو بہت سے ایمان لے آتے۔ حضرات عیسائی ان توہمات آمیز روایتوں کا پہلے جواب دے لیں پھر ہم سے شق القمر کے معجزے میں گفتگو کریں۔

حضرات! جیسا یہ معجزہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوا ہے ایسا معجزہ کبھی کسی نبی سے صادر نہیں ہوا اور انبیاء کی روحانی قوت کا اثر زمین کی چیزوں پر ہوا پتھر سے پانی نکلا۔ قلزم جیسے سمندر کو چیر کر رستہ لیا لاٹھی کا اژدہا بنایا، ہاتھ میں روشنی دکھائی، ان کی بد دعاؤں سے سرکش ہلاک ہوئے، دعاؤں سے مُردے بھی جی اُٹھے، دریا کو ڈانٹا ہوا پر حکومت کی مگر آسمانی چیزوں

پر خاص حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر پہنچا اور ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت و فوقیت ثابت کی گئی۔ حقانی ص۲

تاریخ فرشتہ میں ہے کہ ملیبار کے راجہ نے جب برہمنوں سے پوچھا تو انہوں نے اس وقوعہ کی تصدیق اپنی کتابیں دیکھ کر کی۔

سوانح الحرمین میں ہے کہ شہر ڈھاکہ کا راجہ اپنی چھت پر بیٹھا تھا۔ اس نے یہ نظارہ دیکھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو معجزات نہایت مشہور ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور معجزہ قرآن مجید کے بعد شق القمر کا ہے۔ جیسا کہ روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب کا قیام ابھی مکہ میں ہی تھا۔ ایک مرتبہ آپ غالباً حج کے ارادہ سے منیٰ میں مقیم تھے کہ کفار کے مطالبہ پر یہ معجزہ پیش آیا۔ ان آیات میں اسی عظیم معجزہ کا ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ کی غیر محدود اور وسیع طاقتوں پر یقین رکھنے والے تو ظاہر ہے کہ بلا تامل اس معجزہ کو تسلیم کر ہی لیں گے۔ لیکن انکار کرنے والے ذرا سوچیں کہ کل تک کیا اس کو کوئی تسلیم کر سکتا تھا۔ کہ چاند پر آدمی پہنچ جائے گا۔ یا چاند پر برف اور پانی کے کافی ذخیرے موجود ہیں۔ چند سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق کہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے اور چاند پر برف اور پانی کے ذخائر کا پتہ چلا ہے، دنیا یقین کر رہی ہے لیکن افسوس کہ خدا تعالیٰ کی باتوں پر اور خبروں پر یقین نہیں کیا جا سکتا ظاہر ہے کہ کسی بھی واقعہ کا ثبوت جو پہلے گذر چکا تاریخ ہی سے مل سکتا ہے۔ آپ تاریخی روایات پر ایک نظر ڈال لیجئے۔ اور پھر فیصلہ کیجیے کہ معجزہ شق القمر

کا انکار کس حد تک صحیح ہے روح المعانی میں ہے کہ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہجرت سے پانچ سال پہلے پیش آیا اور شق کے سلسلہ کی صحیح احادیث بکثرت موجود ہیں۔ شرح مواقف میں تو اس واقعہ کی خبر کو متواتر کہا گیا ہے۔

ابن السبکی کی بھی یہی رائے ہے۔ ابن السبکی کہتے ہیں کہ قرآن کی تصریح اور احادیث کی کثرت کے پیش نظر اب اس کو متواتر کہنے میں کوئی تامل نہیں۔ جصاص نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ تواتر سے نقل ہوا اور کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

حضرت مولانا محدث اعظم انور شاہ کشمیریؒ نے بھی فیض الباری شرح بخاری میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ آج اجرام سماویہ میں چرنا پھٹنا ٹوٹنا گرنا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا سب کچھ ثابت ہو چکا ہے اس لئے اب اس معجزہ کا انکار کیسے صحیح ہو گا اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورج گرہن باوجود کہ دن ہی میں پیش آتا ہے۔ تاہم بعض اوقات گرہن کا پتہ تک نہیں چلتا اور یہ کیفیت گرہن کی ہو کر ختم بھی ہو جاتی ہے تو معجزہ شق القمر جبکہ رات کو پیش آیا اور بالعموم رات کے واقعات عام مطالعہ سے چھوٹ جاتے ہیں۔ تو اگر فرض کرو یہ واقعہ کسی سے بھی نقل نہ ہوتا اور اس کا ذکر صرف قرآن و حدیث ہی میں ہوتا تو بھی اس کو قبول کرنے میں کوئی تامل نہ ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں تاریخ فرشتہ میں مذکور ہے کہ ہندوستان میں راجہ وجیپال نے بھی شق القمر دیکھا تھا یہی وہ راجہ ہے جس کے نام پر بھوپال کی ریاست آباد ہوئی۔ (حاشیہ تفسیر ابن کثیر اردو پارہ ۲۷۔ ص۳۹)

اب ذیل میں اعتراضات اور ان کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

شبہ کرنے والے بیان شبہ سے نہیں چوکا کرتے وہ کہتے ہیں کہ دراصل قمر میں انشقاق نہ ہوا تھا۔ بلکہ روایت انس رضی اللہ عنہ میں لفظ اراہم واقع ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ کفار کی آنکھوں کو چاند کا دو ٹکڑوں میں ہو جانا دکھلا دیا گیا تھا۔ کاش یہ لوگ اسی روایت میں اور اسی لفظ اراہم سے پہلے کے الفاظ **سالوا ان یریہم آیۃً** کو دیکھ لیتے کیا کفار کا سوال بھی یہی تھا۔ کہ چاند خواہ شق ہو یا نہ ہو مگر ہم کو شق شدہ نظر آ جائے یقیناً ان کا یہ سوال نہیں تھا۔ اور نہ ہو سکتا تھا لہٰذا **اراہم** تو اسی **یریہم** کے وقوع کی اطلاع ہے۔

دوسروں کا شبہ یہ ہے کہ یہ تو زمانِ مستقبل کے متعلق اطلاع ہے کہ چاند پھٹ جائے گا۔ لیکن اقترب اور انشق دونوں لفظ صیغہ ماضی کے ہیں۔

اور مزید برآں خود کفار نے اُسے دیکھ کر سحر مستمر کہا ہے اگر اس کا تعلق مستقبل سے ہوتا تو وہ اس واقعہ کو سحر مستمر سے کیوں تعبیر کرتے الغرض شک و شبہ کے شبہات پیدا کرنے کے بعد بھی واقعہ ہذا بکمال صحت ثابت ہے۔

پرانے زمانہ کے متشکک جو دقیانوسی ہیئت سے روشنی گیر تھے خرق التیام اجرام سماوی کے امکان و عدم امکان پر بھی بحث کیا کرتے تھے لیکن اب نہ ان کی وہ زمین باقی ہے اور نہ آسمان۔ اس لئے وہ اعتراضات بھی باد ہوا ہو گئے کاش ان لوگوں کو زلزلہ اراضی سے سبق ملتا کہ کس طرح زلزلہ کے جھٹکے سے ہموار زمین میں غار پڑ جاتے ہیں اور کیونکر وہی غار دوسرے جھٹکے میں پھر ہموار شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

اہل اسلام کے نزدیک آسمان اور ستاروں میں خرق اور التیام ہرگز ہرگز

محال نہیں قیامت میں آسمان اور ستارے سب ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے جیسے کہ بہت آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے اور قواعد حکمت کی رو سے بھی یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس واسطے کہ حکمائے انگلستان نے ثابت کیا ہے کہ سب ستارے زمین کی طرح کثیف ہیں اور قابل کون فساد اور خرق التیام ہیں اور حکمائے مشائین نے جن کا مذہب امتناع خرق والتیام پر کوئی دلیل قائم نہیں کیونکہ وہ دلیل ان کی بھی بناء فاسد علی الفاسد ہے پس ان کے مذہب کے موافق بھی امتناع خرق چاند ثابت نہیں ہوتا۔ (الکلام المتین فی معجزات سید المرسلین ص۴۸)

ہم کو اپنے زمانہ میں جو اعتراض سننا پڑتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر چاند پھٹ گیا ہوتا تو کیا ہندوؤں اور عیسائیوں کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور نہ ہوتا۔

ہندوؤں کا اعتراض تو تب صحیح ہوتا۔ جب ان کے ہاں تواریخ کی کتابیں بھی پائی جاتیں جس ملک میں سرے سے کوئی تاریخ ہی موجود نہ ہو۔ جہاں واقعات ملک و قوم کی کوئی یادداشت موجود نہ ہو۔ ان کو دوسرے ملک کی بابت کہنا کہ ہماری کتابوں میں اس کا ذکر نہیں کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے۔

مصریوں کو دیکھو یہ بھی تہذیب قدیم کے بلند دعاوی میں ہندوؤں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر ان کی کتابوں میں واقعات موسیٰ علیہ السلام کا کہیں نشان نہیں ملتا۔ جس ملک کی تاریخ ایسے ایسے واقعاتِ ارضی سے خالی ہو ان سے یہ توقع کہ ان کے ہاں جملہ واقعات سماوی بھی ضرور ہی مندرج ہونے چاہئیں کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

ہاں یہودیوں اور عیسائیوں کو دیکھو۔ کہ وہ کتاب یسوع ۱۰/۱۲ کی صحت

پر ایمان رکھتے ہیں۔ یسوع نے کہا اے آفتاب جبعون پر ٹھہرا رہ۔ اور اے ماہتاب تو وادی ایلون کے مقابل ۱۰/۱۲ تب آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کھڑا رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے دشمنوں سے انتقام لیا۔ ۱۰/۱۳ قریب دن بھر کے سورج پچھم کی طرف مائل نہ ہوا۔

کیوں جناب سورج اور چاند کا ۱۲ گھنٹے کے لئے اپنی رفتار سے رُک جانا کس قدر زیادہ عجیب ہے شق القمر کا واقعہ تو رات کا تھا ہزاروں مقامات پر لوگ سو رہے ہوں گے۔ ہزاروں انسان گھروں کے اندر ہوں گے لیکن سورج کا ۱۲ گھنٹے رُک جانا تو سارے جہان میں تہلکہ ڈال دینے والی بات تھی لیکن اُس کا ذکر یسوع کی معاصر کتابوں میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ اور با ایں ہمہ آپ اس واقعہ کی صحت پر ایمان رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

معجزہ شق القمر کے متعلق حوالہ جات قارئین کرام کے اضافہ معلومات کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۱۳ و ص ۵۴۶ ج ۲ ص ۷۲۱ و ص ۷۲۲
۲۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۳/۳۷۴ باب انشقاق قمر کتاب التوبہ
۳۔ سنن ترمذی ص ۵۴۳/۵۴۴ کتاب التفسیر سورۃ القمر
۴۔ مسند احمد ج ۴ ص ۸۲ ج ۱ ص ۳۷۷ و ص ۴۱۳

۵۔ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۷۱/۴۷۲ کتاب التفسیر سورہ قمر
۶۔ مشکواۃ شریف ص ۵۲۴ باب علامات النبوۃ
۷۔ مرقات جلد ۵ "
۸۔ اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۵۲۴
۹۔ مظاہر حق ج ۴ ص ۵۴۶ و ص ۵۴۷
۱۰۔ فتح الباری پارہ ۱۵ باب انشقاق قمر
۱۱۔ عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۵۷۶ و ص ۵۷۷
۱۲۔ ارشاد الساری ج ۶ ص ۶۰ و ص ۶۱
۱۳۔ ارشاد الساری ج ۷ ص ۲۹۱
۱۴۔ خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۲۵ و ص ۱۲۶
۱۵۔ شکل الآثار ص ۳۰۱ تا ص ۳۰۶
۱۶۔ فیض الباری ج ۴ ص ۶۰ و ص ۶۱
۱۷۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲۷
۱۸۔ تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۱ تا ص ۲۶۳
۱۹۔ تفسیر کبیر ج ۷ ص ۷۷۹ تا ص ۷۸۱
۲۰۔ تفسیر معالم التنزیل ج ۶ ص ۲۲۶
۲۱۔ تفسیر خازن جلد ۶ ص ۲۲۶ و ص ۲۲۷
۲۲۔ تفسیر مدارک ج ۲ ص ۲۵۳
۲۳۔ تفسیر اکلیل ج ۷ ص ۳۶

۲۴- تفسیر جلالین ص۴۳۸

۲۵- تفسیر صاوی ج ۴ ص۱۴۴ تا ص۱۴۵

۲۶- تفسیر روفی ج ۳ ص۲۱۳

۲۷- تفسیر بیضاوی ج ۲ ص۳۳۴

۲۸- تفسیر حسینی ج ۲ ص۲۹۸

۲۹- تفسیر قادری ج ۲ ص۴۸۴ و ص۴۸۵

۳۰- تفسیر روح المعانی پارہ ۲۷ ص۶۴ تا ص۶۷

۳۱- تفسیر روح البیان ج ۹ ص۲۶۵ و ص۲۶۷

۳۲- تفسیر خلاصۃ التفاسیر ج ۴ ص۲۹۳ و ص۲۹۴

۳۳- تفسیر ابی السعود ج ۵ ص۱۱۷

۳۴- تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ ۲۷ ص۱۵۰ تا ص۱۵۶

۳۵- تفسیر بیان القرآن

۳۶- تفسیر غرائب القرآن

۳۷- تفسیر فتح المنان ج ۷ ص۱ تا ص۳

۳۸- تفسیر عمدۃ البیان ج ۲ ص۵۰۴ تا ص۵۰۵

۳۹- تفسیر جامع البیان ص۴۳۸

۴۰- کتاب الشفا ص۱۳۹

۴۱- شرح الشفا ج ۳ ص۵۸۴ تا ص۵۸۹

۴۲- نسیم الریاض ج ۳ ص۱ تا ص۹

۴۳- شمیم الریاض حصہ اوّل ص۲۷۶ تا ص۲۷۸

۴۴- مواہب اللدنیہ

۴۵- زرقانی شرح مواہب اللدنیہ

۴۶- مدارج النبوۃ ج ۱ ص۲۰۷ تا ص۲۰۸

۴۷- مناہج النبوۃ ج ۱ ص۳۵۵ تا ص۳۵۶

۴۸- معارج النبوۃ

۴۹- شواہد النبوۃ

۵۰- انسان العیون

۵۱- زاد المعاد

معجزہ اور کرامت میں فرق

حضرت داتا گنج بخشؒ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ معجزہ پیغمبر نبی یا رسول سے صادر (ظاہر) ہوتا ہے اور صاحبِ معجزہ کو اپنے معجزہ پر پورا پورا یقین ہوتا ہے اور کرامت ولی اللہ سے ظہور میں آتی ہے لیکن کرامت کے بارے میں ولی وثوق دل سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ کرامت ہے یا استدراج صاحبِ معجزہ نبی پیغمبر یا رسول ہونے کی وجہ سے شریعت الٰہی کے امور میں تصرف کرسکتا کیونکہ وہ بذاتِ خود شارع ہوتا ہے لیکن ولی صاحبِ کرامت ہونے کے باوجود شریعتِ الٰہی کا تابع ہے۔

معجزات کی شرط اظہار ہے اور کرامات کی شرط اخفا ہے۔ معجزہ کا نتیجہ یا وجود میں آنا یا فائدہ دوسروں کو پہنچتا ہے کہ نبی کی سچائی پر ایمان لے آئیں اور کرامت کا فائدہ صرف صاحبِ کرامت ولی کو پہنچتا ہے کیونکہ اس میں ولی کی عزّت افزائی اور اس کی ولایت کی عظمت ہے ایک فرق یہ بھی ہے کہ صاحبِ معجزہ یقین رکھتا ہے کہ یہ خالص اعجاز ہے اور ولی یقین نہیں کرسکتا کہ یہ کرامت ہے یا استدراج۔

بھلا وہ کیسے پائیں گے

حدیث قدسی

رب ذوالجلال نے اپنے محبوب محمد مصطفےٰ سے فرمایا کہ میں نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں رکھ دیا ہے لوگ انہیں دوسری اشیاء میں ڈھونڈتے ہیں۔

میں نے اپنی رضا کو مخالفتِ نفس میں رکھ دیا ہے لوگ اسے موافقتِ نفس میں تلاش کرتے ہیں۔

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے آرام کو جنت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے علم و حکمت کو بھوک میں رکھ دیا ہے لوگ اسے سیری میں تلاش کرتے ہیں۔

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے تونگری کو قناعت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے مال میں تلاش کرتے ہیں۔

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے عزّت کو اپنی اطاعت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے بادشاہوں کے دروازہ پر تلاش کرتے ہیں۔

بھلا وہ کیسے پائیں گے

محسنِ انسانیت

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رؤف الرحیم نبی کریم رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اور رحمت و نور کا یہ سرچشمہ عرب کے شہر مکہ معظمہ سے پھوٹا۔ اس وقت انسانیت کی کشتی کفر و بدعت کے ہچکولوں کے حوالے تھی دنیا غلبہ نفس کا شکار تھی طاقت ور کی بادشاہی اور کمزور کی تباہی کے ایام تھے۔ بے جان بت معبود تھے خواہشوں کو پوجا جاتا تھا۔ عورتوں سے حقوق زندگی چھین لئے گئے تھے۔ شرک و بدعت کا دور دورہ تھا حقوق العباد غصب کرنا عظمتِ کردار کی دلیل تھی سچائی کے چشمے انسانی نگاہوں سے اوجھل تھے ایسے وقت میں رب ذوالجلال نے ایک ایسی بے مثال ہستی کو بھیجا جس کے لئے سب کچھ تخلیق کیا گیا۔ اگر آپؐ نہ ہوتے تو فرد کی تخلیق نہ ہوتی، معاشرہ نہ بنتا، ریاستیں وجود میں نہ آتیں، زمین و آسمان کا تصوّر موہوم و معدوم ہوتا۔ افلاک کی رفعت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ پہاڑ کیسے نصب ہوتے اور زمین کس طرح مسطوح ہوتی۔ خدا کا نام لیوا کون ہوتا۔ یہ سب کچھ آپؐ نور مجسم کے فیض سے ہے۔ المختصر فخر کائنات اگر نہ ہوتے تو رب ذوالجلال اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت ہیں انہوں نے اپنے سنہری ارشادات اور روشن کردار کے باعث انسانیت کو ذلت کے گڑھوں سے نکال کر بامِ اوج عظمت تک پہنچایا۔ وہ غریبوں کے حامی غلاموں کے مولا اور بے کسوں کے دستگیر

ہیں۔ آپؐ نے حوصلہ شکن حالات اور کم مدت میں انسانی مساوات کی ایسی تعلیم دی جس کے سامنے غیر اسلامی نظام دم سادھے پڑے ہیں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوموں کے خبر گیر اور بیواؤں، ناداروں کے پشت پناہ تھے دشمن بھی آپ کی صداقت اور امانت کے مداح تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خدا کے تصوّر سے آشنا کرایا۔ ہم اپنے آپ سے ناآشنا تھے ہمیں عرفان نفس دیا۔ ہم نفس کے دھوکے میں تھے ہمارا تزکیہ نفس کیا۔ ہماری رفتار میں وقار اور گفتار میں سنجیدگی نہ تھی ان راہوں سے واقف کرایا۔ آپؐ نے ہمیں وہ طریق حیات دیا جس میں انسانیت کی فلاح و بہبود کا راز مضمر تھا۔ انسان انسان کا محتاج تھا ہمارے آقا و مولا نے احتیاج کے تصوّر کو مٹا کر خدا کے در تک پہنچنے کی لگن لگائی۔ حریتِ فکر کی تشکیل کی۔ مساوات اور اخوت انسانی کا سبق دیا۔ تخیل و تصوّر کو تحت الثریٰ کی عمیق گہرائیوں سے افلاک تک پرواز کی تعلیم کی اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا اور تمام امتیازات مٹا کر اتحاد و یگانگت کی راہ پر چلایا۔

آقائے دوجہاں انسانیت کے محسن ہیں۔ انہوں نے دنیوی فلاح اور آخروی نجات کا راستہ دکھایا۔ آپ خالق و مالک کائنات کے محبوب ہیں۔ آپ کی تعریف و ثناء میں قرآن مجید بھرا پڑا ہے اگر آپ کے کردار و گفتار سے ہم مستفید نہ ہوتے تو حیات انسانی پریشان نظری کا شکار رہتی اور ہم قیامت تک فکری اور نظری بھول بھلیوں میں بھٹکتے پھرتے۔ آپ نے ایسا نظام حیات مکمل ضابطہ

زندگی اور بے داغ فلسفہ عمل پیش کیا جس کی مثال کسی اور نظام سے ممکن نہیں۔ اس نظام نے ہمیں زندگی کے تمام شعبوں میں رہنما اصول دیئے۔

آپؐ کی رسالت کا دائرہ تاقیامت ہے۔ خداوند کریم نے دین کو آپؐ پر مکمل کر دیا۔ آپؐ کے بعد نبوت کے دروازے بند ہوگئے ہیں۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں خداوند تعالیٰ نے اپنے محبوب نوامجسم محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کی اُمّت میں پیدا کیا۔

ہمیں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر عمل اور آپ کی سیرت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

تمت بالخیر

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم

معجزہ شقّ قمر

ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کے مشہور معجزات میں سے ایک شقّ قمر کا معجزہ ہے، ۹ سنہ نبوّت میں اس کا ظہور ہوا تھا۔ صحیحین میں انس بن مالک کی روایت ہے۔

انّ اھل مکّۃ سألوا رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ان یُرِیھم آیۃ فاراھُم انشقاق القمر شقّتین حتّی رأوا حراء بینھما۔ (بخاری مسلم)

اہل مکہ نے نبی صلّے اللہ علیہ سے درخواست کی تھی کہ اُن کو کوئی بڑا معجزہ دکھایا جائے نبیؐ نے انہیں چاند کا پھٹنا دکھلایا۔ اسکے دو ٹکڑے تھے کہ حرا ان دونوں کے درمیان تھا

ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت میں ہے۔

انفلق القمر ونحن مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم،

یعنی چاند پھٹتے وقت ہم صحابہ حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔

اعتراض مشہور اعتراض ہے۔ کہ اگر چاند پھٹ گیا ہوتا۔ تو ہندو، یہودیوں اور عیسائیوں کی مذہبی یا تاریخی کتب میں اس کا تذکرہ ضرور ہوتا۔

اجمالی جواب یہ ہے۔ کہ ہر مذہب کی اپنی کتاب اپنی تاریخ ہے۔ جو ان کے عقائد کا مدار ہیں۔ مسلمانوں کے اعتقادات کا ماخذ قرآن و حدیث ہیں۔ قرآن و احادیث میں معجزہ شقّ قمر کا ثبوت ایک مخلص و منصف شخص کے لئے کافی ہے۔

تفصیلی جواب صحیح احادیث میں اس کے ثبوت کی تصریح ہے۔ حضرت

ابن مسعودؓ حضرت انسؓ حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ ابن عمرؓ وغیرہ اس کے راوی ہیں

جواب ۲ = قرآن مجید میں اس کی صراحت ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اقتربت السّاعة وانشق القمر — قیامت قریب ہے ۔ اور چاند پھٹ گیا ۔

وان یروا اٰیةً یعرضوا ویقولوا — اور کفار جب کوئی بڑا معجزہ دیکھتے ہیں ۔ تو کہہ

سحر مستمر — دیا کرتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے ، جو ہوتا رہا ہے ۔

جواب ۳ = یہودی اور عیسائی کتاب یشوع پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اس میں حضرت یشوع علیہ السلام کے لئے آفتاب اور چاند کے مسلسل ۱۲ گھنٹے رُک جانے کی تصریح ہے لیکن یشوع علیہ السلام کی معاصر کتابوں میں اس کا کہیں ذکر موجود نہیں ۔ اور باایں ہمہ وہ اس واقعہ کی صحت پر ایمان رکھتے ہیں ۔ تو چاند کے پھٹ جانے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے ۔

جواب ۴ = یہ ضروری نہیں ۔ کہ ساری دنیا شق قمر کا مشاہدہ کرے ۔ کیونکہ یہ رات کا واقعہ ہے ۔ کئی مقامات پر لوگ محوِ خواب ہوں گے ۔ ممکن ہے ۔ سردی کا موسم ہو ۔ جس کے باعث لوگ کمروں کے اندر محو استراحت ہوں ۔ اور بعض مقامات پر دن تھا ۔ دن میں چاند نظر نہیں آتا ۔ تو اس کا پھٹنا کیسے نظر آئے ۔ اگر یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں رات کے نو بجے وقوع پذیر ہوا ہو تو درج ذیل نقشہ سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ کہ اس وقت دنیا کے بڑے بڑے شہروں اور ملکوں میں اوقات کیا تھے ۔

نقشہ اوقات ممالک [۱]

نمبر	نام	گھنٹے	منٹ	نمبر	نام	گھنٹے	منٹ
۱	پنجاب لاہور	۱۱	۱۲ شب	۳۲	آسٹریلیا	۳	۴۰ شب
۲	ڈھاکہ	۱۲	۲۰ ״	۳۳	قاہرہ	۸	[illegible] ״
۳	دہلی	۱۱	۲۸ ״	۳۴	سینی گال	۵	۱۰ دن
۴	ہند چینی	۱	۲۰ ״	۳۵	الجزائر	۷	[illegible] شام
۵	برما	۱۲	۴۵ ״	۳۶	آئس لینڈ	۵	[illegible]
۶	رنگون	۱۲	۴۰ ״	۳۷	ہنگری	۷	۳۰ اول شب
۷	ملایا	۱	۱۲ ״	۳۸	آسٹریا	۷	۶ مغرب
۸	ہانگ کانگ	۲ سے کم	״	۳۹	بلغاریہ	۸ سے کم	اول شب
۹	بورنیو	۲	״	۴۰	رومانیہ	۹	״
۱۰	پیکن (چین)	۲	۱۶ ״	۴۱	فن لینڈ	۸	۲ ״
۱۱	چین	۲	۵ ״	۴۲	پولینڈ	۷	۴۰ ״
۱۲	منچوریا	۲	۲۰ ״	۴۳	وارسا	۹	״
۱۳	فارموسا	۲	۲۰ ״	۴۴	ناروے	۶	۴۴ شام
۱۴	ٹوکیو	۳	۳۵ ״	۴۵	برلن	۷	۱۲ شب اول
۱۵	جاپان	۴ سے کم	״	۴۶	جرمنی	۶	۴۴ وقت غروب
۱۶	منگولیا	۱	۳۶ ״	۴۷	ہالینڈ	۶	۴۰ ״
۱۷	بنکاک	۱	״	۴۸	یوگوسلاویہ	۷	۲۰ اول شب
۱۸	تاشقند	۱۱ سے کم	״	۴۹	بلغراد	۷	۳۶ ״
۱۹	بھوٹان	۱۲	۳۴ ״	۵۰	بلجیم	۶	۴۰ وقت غروب
۲۰	نیپال	۱۲	״	۵۱	وسط انگلستان	۶	۰ دن
۲۱	کراچی	۱۰	۴۵ ״	۵۲	لندن	۶	۱۲ ״
۲۲	بلوچستان شرقی	۱۱ سے کم	״	۵۳	پرتگال	۵	۴۶ ״
۲۳	قلات	۱۰	۲۴ ״	۵۴	مغربی اسپین	۵	۴۵ ״
۲۴	قندھار	۱۰	۲۸ ״	۵۵	ہندوستان	۱۲	۵۰ شب
۲۵	افغانستان	۱۱ سے کم	״	۵۶	ماریشس	۱۱	۲۰ ״
۲۶	کلکتہ	۱۲	۱۲ ״	۵۷	رومانیہ بلغاریہ ترکی		
۲۷	بمبئی	۱۱	۸ ״		یونان ۔ جرمنی ۔ ڈنمارک	۹	[illegible] دن
۲۸	راولپنڈی	۱۱	۸ ״		سویڈن		
۲۹	مراکش	۵	۴۸ دن	۵۸	آئس لینڈ ۔ [illegible]	۵	۲۰ دن
۳۰	[illegible]	۵	۱۶ ״	۵۹	متوسط برازیل [illegible]	۲	۲۰ شب
۳۱	[illegible]	۶	۴۰				

[۱] اس نقشے میں تخمینی حساب لگایا گیا ہے ۔ [illegible]

نمبر	نام	گھنٹے	منٹ	نمبر	نام	گھنٹے	منٹ
٦٠	برٹش ـ کولمبیا	١٠	٢٠ قبل دوپہر	٦٩	نیوزی لینڈ	٦	٥٠ دن
٦١	کولوان	٩	٢٤ 〃 〃	٧٠	تسمانیہ ـ وکٹوریہ		
٦٢	برہما	١	٥٠ بعد نیم شب		نیو سوتھ	٥	٢٢ صبح
٦٣	شمالی لینڈ ـ مڈغاسکر	١٠	٢٠ شب	٧١	جنوبی آسٹریلیا	٤	٥٠ صبح
٦٤	ریاستہائے ملایا	٢	٢٠ بعد نیم شب	٧٢	جاپان ـ کوریا	٤	٢٠ بعد دوپہر
٦٥	جزائر سنڈوک	٧	٥٠ دن	٧٣ [٥]	مغربی آسٹریلیا		
٦٦	انگلستان ـ آئرلینڈ				شمالی بورنیو ـ جزائر		
	فرانس بلجیم سپین	٦	دن		فلپائن ہانگ کانگ چین	٣	٢٠ 〃
	پرتگال جبل الطارق			٧٤	نیویارک	٣	٣٦ قبل عصر
	الجیریا			٧٥	واشنگٹن	٣ سے کم	
٦٧	پیرو ـ تہامہ جمیکا			٧٦	کینیڈا غربی حصہ	١٠	١٥ قبل دوپہر
	بہامس امریکہ	١	٢٠ شب	٧٧	الاسکا	٨	١٥ صبح
٦٩	سموا	٦	٢٠ دن				

لہ ٥٦ سے ١ ٧٤ کتاب رحمۃ للعلمین سے ماخوذ ہے۔ اس میں بعض صریح غلطیاں ہیں۔ شاید کاتب کا قلم ان کا باعث ہے، مثلاً چین۔ ہانگ کانگ میں ۳ بجے بعد دوپہر بالکل غلط ہے۔ چین اور مکہ مکرمہ دونوں براعظم ایشیا میں ہیں چین مکہ سے شرقاً ۲۴ درجے طول بلد تک پھیلا ہوا ہے، اس کا وقت ۵۔ یا ۶ گھنٹے مکہ پر مقدم ہوگا۔ لہذا ۹ بجے مکی وقت کے مطابق اس میں ۲ یا ۳ بجے بعد نیم شب کا وقت ہوگا۔ اسی طرح ٹوکیو (جاپان) کا طول شرقاً ۹۰ درجے سے زائد ہے۔ تقریباً ۷ گھنٹے اس کا وقت مقدم ہوگا۔ تو جاپان میں ۴ بجے بعد نیم شب کا وقت ہونا چاہیئے اسی طرح ترکی کا طول شرقاً تقریباً ۲۸ درجے سے ۴۴ - ۴۵ درجے تک ہے۔ اس کے بعض مقامات کا وقت بالکل مکہ کے موافق ہوگا۔ بہرحال اس میں دن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مطبوعات



ادارہ الاویس لاہور

سیرت رسول عربی (لائبریری ایڈیشن)	علامہ نور بخش توکلی	250/-
سادہ ایڈیشن	علامہ نور بخش توکلی	125/-
فن خطاطی	خورشید عالم گوہر	125/-
فن تقریر	مصباح الحسن ڈار	100/-
خیابان آرزو (شاعری)	محمود الحسن آرزو	100/-
دنیا میرے آگے	آفتاب احمد خان	60/-
علم والتجوید	قاری غلام رسول	15/-
امہات المومنین	محمود احمد خان ایڈووکیٹ	27/-
الاویس (سیرت اویس قرنی)	ارشد اویسی	36/-
ثنائے مصطفیٰ	اکمل اویسی پیرزادہ	15/-
ثنائے محبوب	اکمل اویسی پیرزادہ	15/-
معجزہ شق القمر	ارشد اویسی	15/-
مسائل زکوٰۃ	مفتی عبدالعزیز	15/-
کلام بلھے شاہ	راحیلہ بشیر	40/-
کلام شاہ حسین	روزی ندیم	40/-

دیوان فرید منظوم اردو ترجمہ	میاں نذر محمد ریٹائرڈ ڈائریکٹر ایجوکیشن
شوگر کیا ہے	ڈاکٹر عبدالوحید
مزے دار کھانے	راحیلہ بشیر
البلال	ارشد اویسی
اور وہ لاپتہ ہو گئے	خورشید عالم گوہر
منتخب افسانے	اکمل اویسی پیرزادہ
آزاد نظموں کا مجموعہ	اعجاز خلیل اعجاز
افسانوں کا مجموعہ	ثمینہ پیرزادہ
زیڈ اے بخاری کے حالات زندگی	ثمینہ پیرزادہ
مصر سے مکہ تک (سفرنامہ)	اکمل اویسی پیرزادہ
پنجاب اسمبلی میں شعر و شاعری	ارشد اویسی
خزینہ حق (سیرت خواجہ نور الحسن اویسی)	اکمل اویسی پیرزادہ
بزرگان اویسیہ	اکمل اویسی پیرزادہ
کافرستان (سفرنامہ)	افضل شیرازی